سوال

(36) بھیڑ کا جزعہ باوجود مسنہ یسر ہونے کے قربانی کےلئے خریدنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا حکم ہے شرع محمدی کا اس مسئلہ میں کہ بھیڑ کا جزعہ باوجود مسنہ یسر ہونے کے قربانی کےلئے خریدنا اور زبح کرنا جازئ ہے یا نہیں ؟ اہل حدیث اور حنفیہ اکثر بھیڑ کا جزعہ جائز سمجھتے ہیں اور جزعہ آٹھ نو ماہ کے چھترا کو کہتے ہیں۔ کیا یہ ٹھیک ہے۔ کہ آپ سے یہ سنا جاتا ہے۔ کہ اگر مسنہ ملے تو جزعہ کرنا جائز نہیں۔ اس کی دلیل شرعی درکار ہے۔ بینوا توجروا۔ (السلائل ماسٹر یحیٰ ساکن چک۔ نمبر173 ای۔ بی ساہیوال)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

پس واضح ہو کہ جمہور علما کا مذہب اس بارہ میں یہی ہے جہ مسنہ ملے یا نہ ملے جزعہ یعنی کھیرا چھترا قربانی کرنا جائز ہے۔ لیکن صحیح حدیث میں مسنہ یسر ہونے پر جزعہ کرنے کی ممانعت آئی ہے۔ اس لئے مسنہ یعنی دو دانت یسر ہونے پر جزعہ قربانی کےلئے زبح کرنا جائز نہیں ہے۔ اگر کوئی کرے گا تو اس کی قربانی قبول نہ ہوگی۔ کیونکہ خلاف فرمان نبوی ﷺ اس نے قربانی کی ہے۔ اور جس نے خلاف فرمان رسول ﷺ کوئی عبادت کی تو وہ قبول نہ ہوگی۔ چنانچہ ثبوت اس کا یہ ہے کہ مشکواۃ میں صحیح مسلم کی روایت وارد ہے۔ جو حضرت جائز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ کہ فرمایا! رسول اللہ ﷺ نے

لاتذبحوا الا مسنة الا ان یعسر علیکم فتذبحوا جذعة من الضان

یعنی مت زبح کرو قربانی میں کوئی جانور مگر یہ کہ وہ جانور دو دانت سامنے نکال چکا ہو۔ لیکن اگر دو دانت ملنا مشکل اور دشوار ہو جائے تو بھیڑ کا کھیرا چھترا زبح کر دو۔

یہ حدیث صحیح ہے جس کی صحت قطعی ہے۔ اور قطعی الدلالت ہے۔ کہ جب مسنہ یسر ہو۔ اور ملنا دشوار نہ ہو۔ تو مسنہ ہی قربانی کرنا چاہیے۔ ہاں اگر مسنہ خریدنے کی وسعت مالی نہ ہو یا کسی جگہ دو دانت والا جانور نہ ملتا ہو اور قربانی کا وقت آ گیا ہو تو پھر جزعہ جو ایک سال کا ہو اور دیکھنے والے کو مسنہ کی مانند لگتا ہو قربانی کرنا جائز ہے۔

سبل السلام جلد نمبر 4 میں ص 93 میں حدیث مذکورہ پر یہ لکھا ہوا ہے۔

یعنی یہ حدیث جابر کی روایت کردہ اس مسئلہ پر دلیل ہے بھیڑ کا جزعہ قربانی میں کسی حال اور صورت میں کفایت نہ کرے گا مگر یہ کہ مسنہ ملنا مشکل اور دشوار ہو تو پھر جزعہ بھیڑ کا جائز ہے پھر جزعہ کے جواز کی علی لاطلاق جو حدیثیں پیش کرتے ہیں ان کا جواب دیا ہے۔

ان ذالک کلہ عند تعسر المسنۃ

یعنی یہ سب روایتیں جو مسلم کی قطعی حدیث کے مقابلہ میں کم درجہ کی ہیں۔ اس بات پر محمول ہیں کہ مسنہ یسر وہ تو پھر جزعہ جائز ہے۔ یہ اصول کے مطابق فیصلہ ہے۔ کیونکہ اصول یہ ہے کہ مطلق مقید پر محمول ہوتا ہے۔ یہ علماء اہل حدیث کا مسلمہ اصول ہے۔ علاوہ ازیں ایک دیگر حدیث سے میرے اس مسلک کی تایئد ہوتی ہے۔ جو مجمع الزوائد جلد 4 ص 24 میں مذکور ہے۔ کہ ابو بردہ بن دینار بیان کرتے ہیں۔ کہ میں نماز عید کےلئے نبی کریم ﷺ کے ہمراہ حاضر ہوا تو میری زوجہ نے میرے خلاف یہ عمل کیا کہ جب میں نماز پڑھنے چلا گیا تو اس نے میری قربانی والا جانور زبح کر کے کھانا تیار کرلیا۔ جب میں نماز عید سے فارغ ہوکر گھر آیا تو اس نے میرے سامنے کھانا حاضر کیا میں نے کہا کہ یہ کہاں سے آیا اس نے کہا کہ یہ آپ کی قربانی کا گوشت ہے۔ ہم نے اس جانور قربانی کو زبح کر کے کھانا تیار کر دیا تاکہ آپ نماز عید سے واپس آکر صبح کا کھانا تناول فرمالیں۔ میں نے کہا کہ قسم بخدا مجھے تو یہ اندیشہ ہو گیا ہے۔ کہ نماز سے پہلے یہ کام کرنا لائق اور مناسب نہ تھا۔ پھر میں دربار رسالت ﷺ میں حاضر ہوا۔ اور اپنی بیوی کے کارنامے کا سب قصہ سنایا تو آپ ﷺ نے فرمایا! ليست بشئ فضح کہ یہ عمل کوئی چیز نہیں ہے۔ قربانی دوبارہ کرو۔

فالتمست مسنۃ فما وجدت قال فالتمس جذعا من الضان

میں نے دوسری قربانی کےلئے مسنہ جانور تلاش کیا وہ مجھے نہ ملا تو آپ ﷺ نے فرمایا!

فالتمس جذعا من الضان فضح بہ

فرخص لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الجذع من الضان فضحی بہ حیث لم یجد مسنۃ (رواہ احمد ورجالہ ثقات)

یعنی اس کےلئے رسول اللہ ﷺ نے بھیڑ کا جزعہ قربانی کرنے کی رخصت دے دی۔ پس اس نے جزعہ اس وقت قربانی کیا جب مسنہ نہ پایا یہ حدیث صحیح وحسن ہے۔ اس نے حدیث مسلم مذکورہ کی پوری تفسیر کر دی ہے کہ مسنہ نہ ملے تو جزعہ جائز ہے۔ مسلم کی حدیث جابر والی مسند احمد میں بھی ہے۔ اور ابو بردہ کی بھی ہے۔ مسند احمد کی شرح فتح الریانی جلد 13 ص 90 میں حدیث ابوہریرہ پر یہ لکھا ہے۔

وفی ہذا انہ لایضحی بالجزعۃ من الضان الا اذا لم یجد المسنۃ

یعنی اس حدیث میں یہ مسئلہ ہے کہ بھیڑ کا جزعہ قربانی نہ کرنا چاہیے۔ مگر اس صورت میں کہ مسنہ یسر نہ ہو بعض علماء کہتے ہیں کہ یہ ابو بردہ کا قصہ ہے اس کے دوسرے طریق میں جزعہ بکری کا ازکر ہے تو اس سے استدلال درست نہ رہا تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ واقعہ میں تعدد ہے ایک غلطی اس سے ہوئی اور دوسری غلطی اس کی عورت سے ہوئی چنانچہ فتح الربانی میں ہے۔

تجمع منہا بتعدد الواقعۃ

یعنی دو مختلف روایتوں میں تطبیق یوں دیجائے گی۔ کہ اس واقعے میں تعدد ہے۔ اور بکر کے جزعے کی رخصت تو ابو بردہ سے مخصوص تھی۔ اور پھر حکم دیا گیا۔

لايجزي عن احد بعدہ

کہ بکری کا جزعہ اس کے بعد کسی کیلئے کفایت نہ کرے گا۔ یعنی اب جائز نہیں ہے۔ لیکن عورت والے واقعے میں تو صاف یہ ذکر ہے۔ کہ اس نے مسنہ تلاش کیا نہ ملا تو پھر اس کو یہ رخصت کہ لوجھا اب بھیڑ کا جزعہ کر دو اور یہ کہا کہ جزعہ تب قربانی کیا گیا کہ جب مسنہ نہ ملا اس سے جمہور علماء کی یہ تاویل کہ یہ حدیث استحباب پر محمول ہے۔ باطل ہوگئی ہے۔ اور ان حدیثوں سے صاف یہ ثابت ہوا کہ مسنہ کے بغیر کوئی جانور زبح نہ کرنا چاہیئے۔ (اہل حدیث لاہور جلد 2 ش 6)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد13ص98

محدث فتویٰ